۲۵؍ مارچ ۱۹۰۸ء

مسجد اقصیٰ قادیان

خطبہ نکاح

خطبہ مسنونہ کی آیات پڑھنے کے بعد فرمایا:

یہ چند آیتیں اس غرض کے لئے پڑھی گئی ہیں کہ ان کا پڑھا جانا خطبہ نکاح کے موقع پر ایک سنت متوارثہ ہے۔ میں نے بارہا اس امر کا ذکر بوضاحت کیا ہے کہ ہر مسلمان کا عربی زبان کے ساتھ کسی قدر تعلق نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم جو کتاب تمام دنیا کی ہدایت کے واسطے لائے وہ بھی عربی میں ہے۔ یعنی خدائی احکام اور ہمارے مولا کی چٹھی جس میں اس نے ہمارے کل دینی اور دنیوی امور کا مفصل ذکر فرمادیا ہے اور اپنی خوشنودی اور رضا کی راہیں بھی اس میں درج فرمائی ہیں وہ بھی عربی میں ہے۔ پھر وہ آواز جس کے ذریعہ سے ہمیں نماز کی طرف بلایا جاتا ہے یعنی اذان وہ بھی عربی میں ہے۔ نماز جو کہ عبادت الٰہی کا ایک مکمل اور بے نظیر طریقہ ہے اور جس میں شفقت علیٰ خلق اللہ کا پورا سبق موجود ہے اور گویا کہ وہ معراج المومنین ہے اس کا بھی بڑا حصہ عربی زبان میں ہی ہے۔ اگرچہ ماثورہ دعاؤں کے بعد اور دعاؤں کے واسطے ہر زبان میں اجازت ہے۔ الحمد شریف کا پڑھا جانا ہر نماز میں نہایت ضروری اور لازمی لکھا گیا ہے اور وہ بھی عربی زبان میں ہے۔ خطبہ نکاح میں بھی چند

آیات اور فقرے عربی زبان کے لازمی طور سے رکھے گئے ہیں۔ تو ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے دل میں جہاں وحدت کی روح پھونکنے کے واسطے اور ذرائع کا استعمال کرنا تھا وہاں منجملہ ان ذرائع کے تعلیم عربی بھی تھی۔ بہت سے اختلاف صرف عربی زبان کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ غرض وحدت قومی کے پیدا کرنے کا ایک بڑا بھاری ذریعہ زبان عربی سے واقفیت حاصل کرنا بھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر انسان صرف اتنے حصہ زبان کے الفاظ کو ہی اچھی طرح سمجھ لے جو مسلمانوں میں روزمرہ کے بول چال مین مروج ہیں تو بھی ایک حصہ قرآن شریف کا جو ذکر کے متعلق ہے اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ مگر خدا جانے کیا وجہ ہے کہ کیوں لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے؟ انگریزی جیسی دور دراز ملک کی زبان اور پشتو جیسی جوشیلی زبان' پنجابی جیسی مشکل اور کشمیری جیسی نرم زبان سے کہہ لیتے ہیں مگر نہیں سیکھنے کی کوشش کرتے اور نہیں دلچسپی پیدا کرتے تو کس زبان سے؟ قرآن اور رسول پاک کی پیاری اور دلربا زبان سے۔

اب چونکہ نماز ظہر کا وقت ہے اور نیز بارہا ایسے مضامین سننے کا آپ لوگوں کو موقع ملتا رہا ہے اس واسطے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

نکاح کی اجازت بابو غلام حسن صاحب نے جو کہ لڑکی کے والد اور ولی ہیں مجھے بذریعہ ایک خط کے دی ہے جس میں انہوں نے لڑکی کی طرف سے بھی قبولیت بذریعہ تحریر بھیجی ہے۔ اس طرح کی تحریر سے ان کے اس شوق کا اظہار ہوتا ہے جو ان کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے واسطے ہے۔ چوہدری حاکم علی صاحب بھی اور بابو غلام حسن صاحب بھی' جہاں تک میرا علم ہے' دونوں حضرت اقدس کے بہت بڑے مخلص اور خادم ہیں۔ مبارک ہیں وہ نکاح جو حضرت مسیح کے حضور پڑھے جاویں اور جن کی بہتری اور بابرکت ہونے کے واسطے مسیح موعود کے ہاتھ خدا کے حضور میں التجا کے واسطے پھیلیں۔ ایجاب و قبول اور دعا کی گئی۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۳---- ۳۰ / مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆